بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۱ ہجرت ۱۳۴۴ ہش ۹ محرم ۱۳۸۵ھ ۱۱ مئی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۰۵


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۰ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ البتہ شام کے وقت کچھ ضعف کی شکایت ہوگئی۔ کل حضور کو کچھ نقاہت رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

## ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریق زندگی کا نقشہ قرآن کریم میں

## ان کی راتیں ذکر اور فکر میں گزرتی تھیں وہ قائم اللیل اور صائم الدہر تھے

"دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعّم پسند اور خورد و نوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟ نہیں یہ بات تو نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی ان کی نسبت آیا ہے کہ وہ قائم اللیل اور صائم الدہر ہوں گے۔ ان کی راتیں ذکر و فکر میں گزرتی تھیں اور ان کی زندگی کیسے بسر ہوتی تھی؟ قرآن کریم کی ذیل کی آیۂ شریفہ ان کے طریق زندگی کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھاتی ہے۔ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور یا ایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا الآیہ اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں۔ اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔

رباط ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اعدا کے مقابلہ کے لئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اس رباط کے لفظ سے انہیں پوری اور سچی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ان کے سپرد دو کام تھے۔ ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور دوسرا روحانی مقابلہ۔ اور رباط لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں اور یہ ایک لطیف بات ہے کہ گھوڑے وہی کام کرتے ہیں جو سدھائے ہوئے اور تعلیم یافتہ ہوں۔ آجکل گھوڑوں کی تعلیم و تربیت کا اسی انداز پر لحاظ رکھا جاتا ہے اور اسی طرح ان کو سدھایا اور سکھایا جاتا ہے۔ جس طرح بچوں کو سکولوں میں خاص احتیاط اور اہتمام سے تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر ان کو تعلیم نہ دی جائے اور وہ سدھائے نہ جائیں تو وہ بالکل نکمے ہوں اور بجائے مفید ہونے کے خوفناک اور مضر ثابت ہوں۔

یہ اشارہ اس امر کی طرف بھی ہے کہ انسانوں کے نفوس یعنی رباط بھی تعلیم یافتہ ہونے چاہئیں اور ان کے قویٰ اور طاقتیں ایسی ہونی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کی حدود کے نیچے نیچے چلیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو وہ اس حرب اور جدال کا کام نہ دے سکیں گے جو انسان اور اس کے خوفناک دشمن یعنی شیطان کے درمیان اندرونی طور پر ہر لحظہ اور ہر آن جاری ہے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۴۲ و ۵۵)

## اخبار احمدیہ

○ "محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے متعلق قادیان سے جو مزید اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس میں یہ مذکور ہے کہ یہ حادثہ بٹالہ سے امرتسر کی جانب آٹھ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہوا۔ صاحبزادہ صاحب ممدوح کا ہونٹ سامنے سے پھٹ گیا۔ ناک اور سر کے پیچھے بھی زخم آیا۔ ٹانگ پر بھی چار جگہ سٹیچ لگے ہیں۔ کلائی کی ہڈی میں فریکچر ہوگیا ہے۔ باقی چھوٹی چھوٹی چوٹیں تو بہت آئی ہیں۔ چونکہ ہونٹ سے بلیڈنگ زیادہ ہو رہی تھی۔ اس لئے انہیں قریب ترین جگہ یعنی سول ہسپتال بٹالہ لے آئے۔ صاحبزادہ صاحب حادثہ کے بعد بے ہوش ہوگئے تھے۔ مگر ہسپتال پہنچنے تک ہوش میں آگئے۔ چونکہ اس وقت کلائی کو باندھا نہیں جا سکا۔ اس لئے ہسپتال پہنچنے تک ہاتھ اور بازو متورم ہوگیا اب ورم اترنے پر پانچ چھ دن تک پلاسٹر چڑھایا جائے گا۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے پہلی رات بازو اور سارے جسم میں درد ہوتی رہی کروٹ تک نہیں بدل سکے۔ ہونٹ اور منہ پر بھی ورم ہوگیا ہے۔ احباب جماعت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور دیگر احباب جو موٹر میں آپ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔"

○ مورخہ ۷ مئی بروز جمعۃ المبارک بوقت ۶ بجے صبح مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ایک نہایت کامیاب وقار عمل منایا جو دو گھنٹے جاری رہا۔ ۲۲۱ خدام نے اس میں حصہ لیا۔ یہ وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تعمیر ہال کے سلسلہ میں منایا گیا۔ جملہ خدام نے بڑی ذمہ داری اور جوش سے اپنے اپنے حصہ کا کام سرانجام دیا۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ آمین

ناظم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ (ربوہ)

○ جماعت احمدیہ لیونگ (انڈونیشیا) کے پریذیڈنٹ صاحب کا لڑکا محمد ادریس عمر ۱۳ سال ایک ماہ سے گھر سے غائب ہے کہیں پتہ نہیں مل رہا۔ والدین بہت پریشان ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے جلد گھر واپس لائے اور والدین کی پریشانی دور فرمائے۔


مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۶۵ء

# آزادئ ضمیر کا اسلامی تصوّر

ایک دینی ہفت روزہ نے "اسلام میں بنیادی حقوق" کے زیرِ عنوان ایک پُر زور اداریہ رقم کیا ہے۔ معاصر نے اپنی تائید میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک قول بھی پیش کیا ہے جو آپ نے بقول معاصر مذکور اپنے کھلے ہوئے مخالفین "خوارج" کے تعلق میں فرمایا تھا اور جو حسبِ ذیل ہے:۔

"جب تک تم تلوار اٹھا کر
زبردستی اپنا نظریہ دوسروں
پر ٹھونسنے کی کوشش نہیں
کرو گے تمہیں پوری آزادی
حاصل رہے گی"

(ایشیا ۳۰ اپریل ۶۵ء صہ ۳)

ان الفاظ پر غور فرمائیے۔ یہ الفاظ جماعت مودودی کے نظریات کی تائید میں پیش کئے گئے ہیں۔ ان کا مطلب ہے کہ اسلامی حکومت میں ہر انسان کو اپنے عقیدہ کے مطابق زندگی بسر کرنے اور ان کی تبلیغ کرنے بلکہ اپنا ہم خیال بنانے کا پورا پورا حق ہے۔ کوئی اسلامی حکومت کسی طرح کی کوئی روک اس کی آزادی میں نہیں ڈال سکتی خواہ وہ شخص انفرادی طور پر ایسا کرے یا ایک جماعت کا رکن ہو کر اپنی جماعت کے نظریات کے مطابق عمل کرے اور دوسروں کو اپنا ہم خیال بنا سکے۔

خوارج ایک دینی فرقہ تھا جس کے متعلق یہ کہنا کسی طرح بیجا نہیں ہے کہ اس فرقہ نے اپنے نظریات کی وجہ سے مسلمانوں میں سب سے پہلے انتشار پھیلایا۔ یہ ایک لمبی داستان ہے ہم اس کی تفصیل میں یہاں نہیں جانا چاہتے۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا جن کے وقت میں اس گروہ نے متعین صورت اختیار کر لی تھی یہ فرمانا کہ جب تک وہ تلوار کے زور سے اپنے نظریات دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کریں گے ان کو پوری آزادی حاصل رہے گی صاف ظاہر کرتا ہے کہ کسی اسلامی سی اسلامی حکومت کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ کسی انسان کے نظریات دینی کو کسی طریق سے روکے اور ان کی آزادئ ضمیر میں حائل ہو نہ صرف یہ کہ کوئی اسلامی حکومت ایسے آدمی کو کوئی سزا ہی نہیں دے سکتی بلکہ کوئی ایسا قانون بھی نہیں بنا سکتی جس سے اس آدمی کی آزادئ ضمیر پر زد پڑتی ہو کیونکہ کوئی قانون اسلامی قانون کے خلاف بنایا ہی نہیں جا سکتا۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بڑھ کر اسلامی قانون سے اور کون واقف ہو سکتا ہے۔

"معاصر" نے "اسلام میں بنیادی حقوق" کے موضوع پر جو اداریہ لکھا ہے اور اس کا آغاز جن الفاظ سے کیا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے معاصر لکھتا ہے:۔

"مرکزی وزیر قانون سید محمد ظفر نے راولپنڈی پریس کلب میں "بنیادی حقوق" کے موضوع پر فاضلانہ تقریر کرتے ہوئے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ مغربی جمہوری معاشرہ نے صدیوں کی جدّوجہد کے بعد جن بنیادی حقوق کو اپنایا ہے اسلامی معاشرہ نے انہیں اپنا نقطۂ آغاز بنایا تھا۔ انہوں نے بجا طور پر کہا ہے کہ اسلامی قانون کا سرچشمہ ہی بنیادی حقوق کا تصوّر ہے اور اسلام نے انسان کو جو شرف عطا کیا ہے اس کی بلندیوں کو مغرب کا عمرانی فلسفہ چھو بھی نہیں سکا۔

مرکزی وزیر قانون نے جو بات کہی ہے وہ اس ملک میں اس سے پہلے بھی بار بار دہرائی جا چکی ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ یہاں کسی شخص کے لئے اس سے کھلم کھلا انکار ممکن بھی نہیں اگر کوئی اللہ کا بندہ دیانتداری اور غیر جانبداری سے اسلام کا مطالعہ کرے گا تو وہ اپنے دل اور دماغ کی گہرائیوں سے اس حقیقت کا اعتراف کرے گا اور اگر کوئی شخص مخصوص ماحول تعلیمی نظام اور تہذیبی فضا میں تربیت پانے اور اسلام سے بے خبر ہونے کی بنا پر دل سے اس بات کو نہ مانتا ہو تو بھی شعوری یا غیر شعوری طور پر مسلمان رائے عامہ کے دباؤ کی وجہ سے وہ اس حقیقت سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔

ہماری اس گزارش کا مقصد کہیں یہ نہ سمجھ لیجئے کہ اب اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں جو سید محمد ظفر صاحب نے فرمائی ہے یقیناً اسے مستند دلائل اور زوردار لہجے میں دہرانے رہنے کی اس لئے ضرورت ہے کہ ہمارے ہاں مروج نظامِ تعلیم بدقسمتی سے نوخیز نسل میں اسلامی قدروں اور اصولوں کے بارے میں تذبذب اور تشکیک کے بیج بو رہا ہے اور اس طرح کی ایمان پرور صدا شک و ریب کے زنگ کو ہٹانے کے لئے بڑی کارگر ثابت ہوتی ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہم جس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ حقائق و واقعات کی زندگی میں قول بلا عمل کی حیثیت زبانی جمع خرچ سے زیادہ کچھ نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی زبان سے شربت بنفشہ کی روزانہ ہزار بار تسبیح پڑھ لے لیکن وہ اسے استعمال نہ کرے تو زبان سے لفظ "شربت بنفشہ" کی یہ ادائیگی اس کے کچھ کام نہیں آئے گی۔ اسی طرح "اسلام میں بنیادی حقوق کو اوّلین اہمیت دی گئی ہے" یا اس سے ملتے جلتے فقرے کہتے رہنے سے اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک واقعی عوام کو ان کے بنیادی حقوق دیئے نہ جائیں۔ ہمارے ان فقروں سے مغرب مرعوب ہونے کا نہیں۔ نہ وہ ان الفاظ سے اسلام کی برتری تسلیم کرنے والا ہے۔ اور نہ ہمارے عوام ان سے مطمئن ہو سکتے ہیں۔"

(ایشیا ۳۰ ۴/۶۵ صہ ۳)

حوالہ بے شک طویل ہے مگر معاصر نے جو کچھ کہا ہے اس سے اس کی چونکہ اچھی طرح وضاحت ہوتی ہے اس لئے یہاں نقل کر دینا مناسب خیال کیا گیا ہے۔

آخر میں ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ کیا اسلامی جماعت والے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول کی روشنی میں جماعتِ احمدیہ کے متعلق اپنے عزائم میں تبدیلی کر لیں گے؟

دوسری بات جو سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مندرجہ بالا قول سے واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام میں کسی اندرونی دشمن کے خلاف بھی تلوار اُٹھانا اس وقت تک ناجائز ہے جب تک وہ دشمن تلوار سے اپنے نظریات دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کرے۔ اس اصول سے یہ نتیجہ واضح ہے کہ تلوار صرف دفاع کے لئے ہی اٹھائی جا سکتی ہے خواہ اندرونی دشمنی ہو یا بیرونی۔ اور یہ نظریہ سراسر غیر اسلامی ہے کہ اسلامی پارٹی خدائی خوجداروں کی جماعت ہوتی ہے جس کا کام یہ ہے کہ تلوار کے زور سے کفر کے ہاتھ سے اقتدار چھین کر صالحین کے ہاتھ میں دے دے۔

ہمیں اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ مودودی صاحب کی جماعتِ اسلامی آخر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ اصولوں کو اختیار کرتی چلی جا رہی ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ انہیں مجبور کر رہا ہے کہ وہ ان نظریات کو ترک کریں جو ایک دانشمند نے بغیر اللہ تعالےٰ کی طرف سے کسی تفہیم کی بناء پر پیش کئے ہیں۔

## مرے یقیں میں نئی جان ڈال دی کس نے؟

جو شک کی پھانس تھی دل میں نکال دی کس نے؟
مرے یقیں میں نئی جان ڈال دی کس نے؟

یہ جب بھی گرتی ہے گرتی ہے دین والیاں پر
بتانِ دہر کو برقِ جمال دی کس نے؟

لگا تھا شیخ قیامت جو اک بپا کرنے
نظر کے ایک سہارے سے ٹال دی کس نے؟

فضائے کعبۂ دل تھی بڑی اُداس اُداس
یکایک اُٹھ کے اذانِ بلال رضؓ دی کس نے؟

رہا تھا ایک بھی قطرہ نہ جام میں تنویر
شرابِ شوق سے مینا اُچھال دی کس نے؟

# مصر کے آثارِ قدیمہ سے انجیل مریم کا انکشاف

## کفارہ کی بطالت اور حضرت مسیح کی ہجرت کا ثبوت

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری

انیسویں صدی کے آخری دہاکہ میں ایک فرانسیسی مہم بالائی مصر میں اخیمم کے مقام پر ایک عیسائی قبرستان کی کھدائی میں معروف تھی۔ اسے قرونِ اولیٰ کے قبطی عیسائیوں کا ایک طومار ملا جو کہ باطنی فرقہ کے بعض صحائف پر مشتمل تھا۔ اس میں انجیل مریم کے کچھ اوراق بھی شامل تھے۔

آج سے بیس سال قبل، بالائی نیل کے علاقہ ناج حمادی میں ایک عیسائی خانقاہ کے قبرستان میں ایک مدفون برتن پایا گیا۔ جب اسے کھولا گیا تو اس میں قبطی عیسائیوں کا بیش بہا لٹریچر بند تھا۔ ان صحائف میں حواریوں کے نام سے اناجیل بھی ہیں اور دوسرا لٹریچر بھی۔ یہ سارا لٹریچر قبطی زبان میں ہے اور قرونِ اولیٰ کے باطنی فرقہ کی لائبریری کا سرمایہ ہے۔

اس خزینہ میں انجیل مریم کے تین نسخے پائے گئے۔ یہ انجیل ابھی شائع نہیں ہوئی۔ اخیمم کے مقام سے ملنے والی انجیل مریم ۱۹۵۵ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ بعد میں اصل متن سے مقابلہ کے بعد اس کے ترجمہ کی تصحیح کی گئی۔

رابرٹ ایم گرانٹ جو کہ شکاگو یونیورسٹی میں عہد نامہ جدید کے پروفیسر ہیں، انہوں نے اپنی کتاب [illegible] G میں انجیل مریم کے ترجمہ کی ترمیم شدہ صورت پیش کر دی ہے۔ اس انجیل کی مختصر تاریخ درج ذیل ہے۔

دوسری صدی کے نصف اول میں یہ انجیل یونانی زبان میں لکھی گئی۔ تیسری صدی میں اس کا قبطی ترجمہ ہوا۔ چوتھی یا پانچویں صدی کے پیپرس کے طومار کی صورت میں اس انجیل کا انکشاف ہوا۔

انجیل مریم کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں واقعۂ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کی موجودگی، حواریوں سے ملاقات اور عیسیٰ حادثہ کے بعد کے حالات درج ہیں۔ گو بشن کی گیا۔ مریم سے مراد مریم مگدلینی ہیں۔ جن کے متعلق ناج حمادی کے لٹریچر میں لکھا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفیقۂ حیات تھیں۔

اس مختصر تعارف کے بعد انجیل کے بعض حوالے درج ذیل ہیں

(۱) "پطرس نے یسوع کو کہا کہ آپ نے سب باتیں کھول کر بیان کر دیں۔ یہ بھی ارشاد فرمائیے کہ دنیا میں گناہ کی حقیقت کیا ہے؟ منجی نے جواب دیا کہ گناہ اپنی ذات میں کوئی وجود نہیں رکھتا۔ بلکہ گناہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ تم کوئی ایسا کام کرتے ہو جو کہ بدکاری کی صورت رکھتا ہے اسی کو گناہ کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے نیکی تمہارے درمیان آئی وہ ہر فطرتِ صحیحہ کی طرف مبعوث ہوئی تاکہ اس کو اپنے اصل کی طرف واپس لائے۔ بر سبیل تذکرہ اس نے کہا کہ اسی غرض (یعنی نیکی کے حصول کے لئے) تم دنیا میں آتے اور مرتے ہو جو جانتا ہے وہ جان لے۔"

۲۔ پھر فرمایا
"گناہ دراصل ایک بے مثال دکھ ہے جو کہ فطرت کے خلاف عمل کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ تب اس کا زہر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے۔"

۳۔ اس مکالمہ کے بعد لکھا ہے۔
"جب مبارک انسان نے یہ بات کہی اس نے سب کو السلام علیکم کہا۔ اور فرمایا میری طرف سے تم پر سلامتی ہو۔ ہوشیار رہنا ایسا نہ ہو کہ کوئی تم کو ان الفاظ کے ساتھ بہلائے کہ ابن آدم یہاں ہے یا وہاں ہے۔ کیونکہ ابن آدم (روحانی لحاظ سے) تمہارے اندر ہے۔ اس کی پیروی کرو۔ جو ڈھونڈیں گے وہ اسے پالیں گے پس جاؤ اور بادشاہت کی خوشخبری لوگوں کو سناؤ میں نے کوئی ایسا حکم نہیں چھوڑا۔ جو کہ تمہیں پہنچا نہ دیا ہو۔ میں نے تمہیں کوئی (نئی) شریعت نہیں دی۔ جس طرح کہ شارع نے دی تھی۔ اور جس کی پابندی تم پر لازم ہے۔ جب اس نے یہ باتیں کیں تو اس کے بعد وہ ان سے رخصت ہو کر چلا گیا۔ حواری اپنے آقا کی جدائی میں نہایت درجہ مغموم اور ماتم کناں تھے۔ وہ کہنے لگے کہ ہم غیروں میں جا کر ابن آدم کی بادشاہت کی خوشخبری کس طرح پہنچائیں۔ اگر انہوں نے یسوع کو نہیں چھوڑا۔ تو وہ ہمیں کیسے چھوڑیں گے۔ تب مریم کھڑی ہوئی اس نے سب کو سلام کیا۔ اور اپنے بھائیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔ کہ تم ماتم نہ کرو غم نہ کھاؤ۔ عزم و ہمت مت چھوڑو۔ کیونکہ اس کی عنایت تمہارے شاملِ حال ہوگی۔ اور تم سب کی حفاظت کرے گی۔ ہمیں غم و اندوہ کی بجائے اس کی عظمت کے گیت گانا چاہئیں۔ کیونکہ اس نے ہمیں تربیت دی۔ اور ہمیں حقیقی انسان بنایا۔ جب مریم نے یہ کہا تو حواریوں کے دل نیک تغیر کی وجہ سے مضبوط ہو گئے اور انہوں نے اپنے آقا کے کلمات پر تبادلۂ خیال شروع کر دیا۔

انجیل مریم کے اس اقتباس سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہیں۔

(۱) گناہ خارج سے نہیں آتا بلکہ قوانین فطرت اور احکامِ الٰہیہ کی خلاف ورزی کا نام گناہ ہے۔ موروثی گناہ اور کفارہ کا کوئی ذکر نہیں بلکہ اس کا رد ہے۔

(۲) صلیب کے بعد حضرت مسیح ناصری زندہ موجود تھے۔ وہ حواریوں کو ملتے رہے ان کے ملفوظات قبطی اناجیل میں محفوظ کر لئے گئے۔

(۳) حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے بلکہ ہجرت کر گئے۔

(۴) آپ کوئی نئی شریعت نہیں لائے بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع تھے۔

یہ انجیل کسرِ صلیب کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔ اصل انجیل کی اشاعت پر جو کہ ناج حمادی کے آثار سے مل چکی ہے۔ مزید انکشافات کی توقع ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچ فرمایا ہے

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

# گناہ اور کفارہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اگر مسیح کا خون یا کفارہ انسان کو گناہوں سے بچا سکتا ہے تو سب سے پہلے ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کفارہ میں اور گناہوں سے بچنے میں کوئی رشتہ بھی ہے یا نہیں؟ جب ہم غور کرتے ہیں کہ ان دونوں میں باہم کوئی رشتہ اور تعلق نہیں مثلاً اگر ایک مریض کسی طبیب کے پاس آوے اور طبیب اس کا علاج کرنے کے بجائے اسے یہ کہہ دے کہ تو میری کتاب کا جزو لکھ دے۔ تیرا علاج یہی ہے تو کون عقلمند اس علاج کو قبول کرے گا۔ پس مسیح کے خون اور گناہ کے علاج میں اگر یہی رشتہ نہیں ہے تو اور کونسا رشتہ ہے یا یوں کہو کہ ایک شخص کے سر میں درد ہوتا ہو اور دوسرا آدمی اس پر رحم کھا کر اپنے سر میں پتھر مار لے۔ اور اس کے درد سر کا علاج تجویز کرے یہ کیسی ہنسی کی بات ہے۔ پس ہمیں کوئی بتا دے کہ عیسائیوں نے ہمارے سامنے پیش کیا کیا ہے جو کچھ وہ پیش کرتے ہیں وہ تو ایک قابلِ شرم بناوٹ ہے گناہوں کا علاج کیا؟ یسوع کی خودکشی جس کو گناہوں سے پاک ہونے کے واسطے کوئی حقیقی رشتہ بھی نہیں۔ ہم بارہا حیران ہوتے ہیں کہ حضرت مسیح کو یہ سوجھی کیا؟ جو دوسروں کو نجات دلانے کے لئے آپ صلیب اختیار کی۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۲)

# احمدیہ مسلم مشن سبا (ملائیشیا) کی تبلیغی و تربیتی مساعی

## ٭ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اصحاب سے ملاقاتیں اور گفتگو

## ٭ لٹریچر کی وسیع اشاعت ٭ ایک صاحب کا قبولِ حق

(مکرم بشارت احمد صاحب امروہی انچارج احمدیہ مسلم مشن سبا ملائیشیا)

### ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں مسلمان۔ ہندو۔ عیسائی اور بدھ مذہب کے پیروکاروں سے ملاقاتیں کی گئیں۔ مروجہ مخصوص عقائد۔ ان کے نتائج موجودہ طرزِ زندگی۔ زندہ مذہب کی ضرورت ہستی باری تعالیٰ۔ سود اور تناسخ وغیرہ امور پر سیر کُن بحث ہوئی عیسائیوں کے تہواروں پر بھی گفتگو ہوئی۔ تقریباً تمام ہی دوست جن سے گفتگو ہوتی یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ درحقیقت اسلام موجودہ زمانہ میں صحیح راہ ہے جسے اختیار کیا جانا چاہیئے لیکن موجودہ طرزِ زندگی اس راہ میں بڑی روک ہے اور اس طرزِ زندگی میں فوری تبدیلی ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔

کوانگ اسٹیٹ میں رہائش رکھنے والے ایک ذی اثر دوست مسٹر کومپر سے ان کی جاگیر میں تعمیر شدہ مکان پر ملاقات کی۔ اس جگہ جانے کے لئے ایک سمندری نالہ میں ایک چھوٹی کشتی کے ذریعہ کئی میل لمبا سفر کرنا پڑا۔ بعدہٗ پیدل کئی میل سفر کر کے ان کی قیام گاہ تک پہنچا جا سکا۔

احمدیت اور اس کی قبولیت کے تعلق میں ان سے گفتگو ہوئی۔ اس ملک میں احمدیہ مشن کے قیام پر ان صاحب نے کئی عیسائی نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ اگر سچا دین تلاش کرنا چاہتے ہو تو احمدی مبلغ سے ملو اور اس کے ذریعہ اسلام قبول کر لو۔ چنانچہ دو افراد نے ان کی تجویز پر عمل کر کے احمدیت کو قبول کر کے اسلام ایسی عظیم الشان نعمت کو حاصل کر لیا لیکن وہ خود آج تک یہ جرأت نہ کر سکے کہ حق کو قبول کر لیں۔ ان کی رہائش گاہ تک جانے کا یہ سفر محض اسی لئے اختیار کیا گیا کہ ان سے دریافت کیا جائے کہ وہ کونسی ایسی روک ہے جو آپ کو اس حق کے قبول کرنے میں مانع ہے۔ اس سفر میں میرے ہمراہ دو دوست بھی تھے جنہوں نے ان کی نصیحت پر عمل کر کے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ان سے گفتگو کے بعد جو روک انکی راہ میں معلوم ہوئی وہ لوگوں میں ان کا مقام عزت تھا جسے وہ چھوڑنا اور قربان کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ یوں انہوں نے فرمایا کہ میں اب اس پر سنجیدگی سے غور کروں گا۔ اور نتیجہ سے جلد آپ کو اطلاع دوں گا۔

واپسی پر چونکہ ہمیں کشتی نہ مل سکی اس لئے ایک دوسرے دشوار گزار خاردار اور دلدلی زمین سے گزر کر راستہ طے کرنا پڑا۔

سیریا برونائی اسٹیٹ کے ایک شہر میں تیل کمپنی کی محافظ فوج کے ایک اعلیٰ عہدہ دار ہیں جو مذہباً بدھ مت کے پیروکار ہیں سے ان کے مکان پر ملاقات کی۔ اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر عام فہم دلائل دیئے۔ اسلام کا عالمگیر ہونا ان پر واضح کیا۔ بڑی دلچسپی سے انہوں نے ساری تقریر سُنی۔ سوالات بھی کئے اور وعدہ کیا کہ وہ اسلام کا مطالعہ کریں گے۔

اسی برونائی اسٹیٹ کے ایک بنگالی معزز مسلمان عہدیدار کی قیام گاہ پر ان سے ملاقات کی۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق اور اس سے متعلق بعض چھوٹے چھوٹے مسائل پر کافی رات گئے تک گفتگو ہوتی رہی۔ بالآخر انہوں نے بھی وعدہ کیا کہ اس پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔ چونکہ رات زیادہ ہو گئی تھی اس لئے اسی شہر کے ایک معزز دوست جو کسٹم میں ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں کے یہاں رات بسر کی۔ دوسرے روز سیریا کا سفر کیا اور قیام گاہ پر پہنچے۔

اسی شہر کے امیگریشن افسر صاحب سے ویزا کے سلسلہ میں ملاقات کی اور دفتر میں ہی اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اسلام کی خوبیاں ان پر واضح کیں اور اس کی ضرورت مختلف پہلوؤں سے بیان کی۔ یہ مذہباً بدھ مت کے پیروکار تھے۔

ملک سبا کے ایک سرحدی شہر سپیتانگ کے دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ میں بطور کیشیر کام کرنے والے ایک سنجیدہ عیسائی دوست کے یہاں قیام کر کے عیسائی مروجہ عقائد پر گفتگو کی انہیں اس سے قبل لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا ہوا ہے۔ کتاب مسیح ہندوستان میں مطالعہ کر چکے ہیں۔ اسلام اور دیگر بعض کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ عیسائی ہونے کے باوجود میرے مسلمان ہونے کا اس درجہ احترام کرتے رہے کہ مجھے ایک مسلمان ہوٹل میں لے جا کر کھانا کھلایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے سینہ کو حق قبول کر لینے کے لئے کھول دے۔

### تبلیغی دورہ

اس عرصہ میں تیلیپوک۔ تیناتن۔ لکاری کنارو ت۔ کوروگ۔ اسٹیٹ۔ پنمپنگ۔ رامایہ۔ رانانو۔ بفرٹ۔ لنکوعن۔ ساساگاٹیم۔ کنگاؤ ٹمبوتن۔ بنکور۔ لابوان۔ برونائی اسٹیٹ کے شہر برونائی ٹاؤن۔ سیریا۔ کولابلائٹ اور سبا کے سرحدی شہر سپیتانگ کا تبلیغی دورہ بذریعہ ریل۔ موٹر اور پیدل کیا بعض مقامات پر بحری جہاز اور ہوائی جہاز کے ذریعہ بھی سفر کرنا پڑا۔

دورانِ سفر جماعتوں کے دوستوں سے ملاقات کر کے انہیں دینی مسائل سمجھائے مسئلہ خلافت پر تقاریر کیں۔ نماز باجماعت میں باقاعدگی کی تلقین کی۔ چندوں میں باقاعدگی پر زور دیا۔ غیر از جماعت احباب سے بھی ملاقات کی اور انہیں پیغام حق پہنچایا۔

رانانو کا پہاڑی سفر کرتے ہوئے جناب سپیکر صاحب اسٹیٹ اسمبلی سے ملاقات ہوئی۔ اسی طرح اور کئی معززین سے بھی ملاقات ہوئی جن تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

### تقسیم لٹریچر

لاعدوانو مشرقی حصہ ملک کے ایک شہر کے پولیس کے ایک افسر صاحب کو ایک تبلیغی خط لکھا گیا۔ اور لٹریچر بھی بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا۔ اسی طرح نیوزی لینڈ اور امریکہ کے بھی بعض لوگوں کے ساتھ تبلیغی خط و کتابت کی گئی۔ جن کے متعلق ان کے بعض دوستوں نے یہاں پر سفارش کی تھی۔

اسی طرح حکومت کے بعض سرکردہ عہدیداروں اور بعض تاجر احباب کو لٹریچر بھجوایا گیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں میری درخواست پر جیسلٹن جنرل پوسٹ آفس کے پوسٹ ماسٹر صاحب اور ان کے ایک سینئر افسر صاحب مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور ان سے مذہبی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ ہر دو دوست بہت محظوظ ہوئے اور دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے تشریف لے گئے۔

ایک ٹریننگ کالج (گیا کالج) کے ایک لیکچرار صاحب مع اپنے ایک عزیز کے تشریف لائے۔ انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت۔ ان کے عقائد اور عمل پر روشنی ڈالی۔

### بیعت

ایک پاکستانی دوست خواجہ عبد الجلیل صاحب جو یہاں قالینوں کا کاروبار کرتے ہیں عرصہ سے ملاقات تھی۔ لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا ہوا تھا وہ مشن ہاؤس تشریف لائے۔ کچھ روز آپ نے مزید بعض کتب کا مطالعہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے قبول کرنے کی سعادت سے نوازا۔ آپ فارم بیعت پُر کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ آپ نے چندہ عام اور چندہ تحریک جدید بھی ادا فرمایا۔ نمازوں میں باقاعدگی بھی اختیار فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور ان کے کاروبار میں برکت دے۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان نو احمدی صاحب نیز یہاں کے دیگر تمام احمدی بھائیوں کے لئے دعا فرماویں کہ مولا کریم انہیں استقامت بخشے اور خلوص اور قربانیوں کے جذبہ سے انہیں وافر حصہ میسر آئے تا دوسرے لوگ بھی ان سے نمونہ حاصل کر کے اس حق کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

احباب خاکسار کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحیح رنگ میں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کی توفیق دے۔

---

### درخواستِ دعا

استاذی المکرم مولوی ظفر محمد صاحب ظفر سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کی اکلوتی بیٹی عزیزہ طاہرہ کا اپریشن سول ہسپتال سرگودھا میں ہو رہا ہے۔

احباب جماعت سے کامیاب اپریشن کے لئے اور صحت کے ساتھ واپس گھر پہنچنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

# ایمان کا باغ

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے رکوع ۳۶ میں مومنوں سے ایک سوال دریافت فرمایا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ

اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ جَنَّۃٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ لَہٗ فِیْھَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَہُ الْکِبَرُ وَلَہٗ ذُرِّیَّۃٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَھَآ اِعْصَارٌ فِیْہِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کریگا؟ کہ اس کا ایک باغ ہو۔ جس میں درخت بھی ہوں اور بیلیں بھی ہوں۔ اس کے نیچے نہریں بھی بہتی ہوں اور اس شخص کو اس باغ میں سے ہر قسم کے پھل حاصل ہوتے ہوں۔ وہ خود بوڑھا ہو چکا ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں۔ پھر اس باغ پر ایک ایسا بگولا چلے جس میں آگ ہو۔ اور وہ باغ جل جائے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہاری خاطر اس طرح اپنے احکام اور نشانات بیان کرتا ہے۔ تا تم غور و فکر سے کام لو۔"

خوب غور کیجئے۔ کیا کسی شخص کے ذہن میں کوئی فرد بشر آسکتا ہے؟ جو اس امر کو پسند کرے۔ کہ اس کا اس قسم کا باغ جل جائے؟ ہرگز نہیں۔ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ سمجھ رکھنے والا شخص بھی اس بات کو پسند نہیں کریگا۔ لیکن افسوس کہ ہم میں سے کئی افراد اپنی غفلت اور نادانی سے خود اس باغ کو آگ لگا دیتے ہیں جو اس رحیم و کریم پروردگار نے محض اپنے فضل اور رحم کی بدولت ہم میں سے ہر ایک مومن کو عطا فرمایا ہوا ہے۔ اور جس سے ہماری دینی اور دنیاوی تمام ضروریات پوری ہو سکتی ہیں اور ہو رہی ہیں خواہ بظاہر کوئی شخص کتنا ہی کمزور اور بے بس کیوں نہ ہو۔ اور اس پر کتنی بھی بھاری سے بھاری اور بڑی سے بڑی ذمہ داریاں کیوں نہ ہوں۔

یہ باغ کونسا ہے۔ جو مومنوں کو عطا ہوتا ہے؟ اسے معلوم کرنے کیلئے باغ کی حقیقت پر غور کرنا چاہیئے باغ ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں سے انسان تھوڑی سی غور و پرداخت اور معمولی سی محنت سے بہت فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ زرخیز سے زرخیز کھیتوں سے بھی اتنا منافع حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو ایک اوسط درجہ کے باغ سے میسر آجاتا ہے۔ اور اسی رکوع کے شروع میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ط وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

یعنی جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کے اس فعل کی مثال اس دانہ کی ہے۔ جو سات بالیں اگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تو جس کے لئے چاہتا ہے اسے اور بھی بڑھا چڑھا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ مومنوں کو جو باغ دیا جاتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے ہر ایک کو میسر ہے وہ انفاق فی سبیل اللہ (یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا موقعہ) ہے۔ اور اس سے زیادہ یا اس کے برابر بلکہ اس کے عشر عشیر تک فائدہ دینے والی نہ کوئی تجارت ہے۔ نہ کوئی کاروبار ہے۔ اور نہ ہی کوئی کھیتی ہے۔ یہ قطعاً ناممکن ہے کہ کسی دوسرے کام میں سات سو گنا چھوڑ سات گنا فائدہ بھی حاصل ہو سکتا ہو اور یہ موقعہ صرف مومنوں کو ملتا ہے۔

لیکن اس باغ سے فائدہ اٹھانے کی ایک شرط ہے وہ یہ کہ خرچ کی غرض لوگوں میں دکھاوا کرنا نہ ہو۔ بلکہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسی کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر خرچ کیا جائے۔ تبھی یہ خرچ باغ کا کام دیگا۔ ورنہ چٹیل پتھر بن جائے گا۔ جیسا کہ اسی رکوع میں آتا ہے کہ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی لا کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْہِ تُرَابٌ فَاَصَابَہٗ وَابِلٌ فَتَرَکَہٗ صَلْدًا لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوْا وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ کَمَثَلِ جَنَّۃٍۭ بِرَبْوَۃٍ اَصَابَھَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُکُلَھَا ضِعْفَیْنِ ج فَاِنْ لَّمْ یُصِبْھَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

یعنی اے مومنو! تم احسان جتا کر یا کسی اور رنگ میں کوئی تکلیف پہنچا کر اپنی مالی قربانیوں کو ضائع نہ کرنا۔ اس شخص کی طرح جو لوگوں کے دکھانے کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔ اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ کیونکہ اس کی حالت تو اس پتھر کی مانند ہے۔ جس پر تھوڑی سی مٹی ہو۔ اس پر تیز بارش برسے تو اسے دھو کر صاف پتھر کا پتھر بنا دیتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنی کمائی سے کچھ بھی تو ہاتھ نہیں آتا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی نافرمان اور ناشکر گزار قوم کو کبھی کامیابی کا منہ نہیں دکھایا کرتا۔ ہاں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کیلئے اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ ان کے اس خرچ کی مثال اس باغ کی طرح ہے جو اونچی جگہ پر ہو۔ اگر اس پر تیز بارش ہو تو دگنا پھل دیتا ہے۔ اور اگر اس پر زور کی بارش نہ بھی برسے تو ہلکی سی بارش ہی اس کے لئے کافی ہو جاتی ہے۔ اور خوب یاد رکھو۔ کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ تلے رہتا ہے۔

پس معلوم ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسی کی خوشنودی کی خاطر خرچ کرنا۔ یہ وہ باغ ہے جس سے مومنوں کو ہر قسم کے پھل حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور ان کی تمام ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ انسان بہت کمزور ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد کے بغیر اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کر سکتا۔ اسی لئے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے کوئی خاص کام لینا چاہے تو اسے ایمان کا باغ عطا فرماتا ہے۔ آج صحیح رنگ میں یہ نعمت صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خدام کو حاصل ہے۔ ہمیں اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (بقرہ ع ۲۴) کے بموجب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے لاپرواہی کر کے اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہیئے۔ تا کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی شخص کی غفلت کی وجہ سے اس کے ایمان کا باغ جل جائے آج موقعہ ہے۔ بہت بڑا ثواب کمانے کا اسے ہرگز ہرگز ضائع نہ ہونے دیا جائے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"دوسری بات جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ اب دنیا کے لئے ایک خطرناک زمانہ آرہا ہے اور ایک پیشگوئی کے بعد دوسری پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ ان خطرناک اوقات میں اگر کوئی جماعت لوگوں کیلئے مفید کام کر سکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے دوسری جماعتیں مذہب اور دیانت سے بہت دور جا پڑی ہیں۔ اور ان کی اغراض محض ذاتی اور نفسانی ہیں۔ صرف ایک ہماری جماعت ہی ہے جس کا ایثار محض خدا تعالیٰ کیلئے ہوتا ہے۔ اور جس کے سامنے کوئی ذاتی مقصد نہیں۔ جس کے لئے وہ دنیا میں نیک تغیر پیدا کرنا چاہتی ہے بلکہ اس کا مقصد محض یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم ہو اور اس کا جلال لوگوں پر ظاہر ہو۔ ایسے وقت میں اگر ہم اپنے فرائض میں کوتاہی کریں گے تو یہ امر دنیا کی تباہی کا موجب ہوگا۔ اور اگر ہم اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کریں گے تو دنیا کی آئندہ اصلاح کے ہم بانی ہوں گے۔ اور جو عظیم الشان تغیر پیدا ہوگا اس کے ثواب کے حقدار ہوں گے۔ اس وقت ہم ایک ایسے نازک مقام پر ہیں کہ ذرا سی سستی اور غفلت کے ذریعہ ہم خدا تعالیٰ کو ناراض کرنیوالوں میں بھی شامل ہو سکتے ہیں اور اپنے فرائض ادا کر کے ہم خدا تعالیٰ کی بہترین مخلوق بھی بن سکتے ہیں۔ ہم کو بہتر موقعہ شاید ہی آج تک کسی قوم کو ملا ہو۔ یہ وہ زمانہ ہے جس کے فتنوں کی تمام انبیاء نے خبر دی ہے۔ ایسے زمانہ میں کام کرنیوالی قوم دنیا میں معمولی قوم نہیں سمجھی جا سکتی۔ بلکہ ایک ایسی تاریخی یادگار کی حامل ہوگی۔ کہ صرف دنیا کی زندگی تک اس کی شہرت قائم نہیں رہے گی۔ بلکہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ بھی اس یادگار کو بے توجہی سے نہیں دیکھے گا۔ اور اس زمانہ میں کام کرنے والوں کو ایسا مقام دیگا۔ کہ دنیا حسد اور رشک کی نگاہوں سے اسے دیکھے گی۔ پس یہ ایسا موقعہ نہیں جسے کوئی سمجھدار شخص گنوانے کے لئے تیار ہو۔"

(الفضل مورخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۶۲ء)

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر شخص کو اس موقعہ (باغ) سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور ہر جماعت کے عہدہ داروں کو یہ ہمت بخشے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق کام کر کے اپنی اپنی جماعت کو قربانی کے اعلیٰ ترین معیار تک پہنچا دیں۔

عبدالحق رامہ
ناظر بیت المال۔ ربوہ

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

# دعائیہ فہرست ۲۹ رمضان المبارک

تحریک جدید کا چندہ برائے ۳۱/۳۲ سال ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کرنے والے مجاہدین کے اسماء گرامی جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے گئے تھے ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل)

| نام | رقم |
|---|---|
| منور سلطانہ صاحبہ راولپنڈی | ۵۰-۰۰ روپے |
| ملک انور احمد صاحب S.D.O لیکچرار ڈیگ | ۳۰-۲۵ " |
| جمیل احمد صاحب آف کراچی " | ۱۲-۰۰ " |
| ملک محمد یونس صاحب " | ۱۲۵-۰۰ " |
| مستری محمد اسلم صاحب " | ۱۲-۰۰ " |
| خواجہ ظہور احمد صاحب آف سرگودھا " | ۲۵-۰۰ " |
| جمال الدین صاحب پنڈی بھگو والی | ۱۰-۰۰ " |
| بشیر احمد صاحب " | ۱۰-۰۰ " |
| ماسٹر بنیاز احمد صاحب " | ۱۰-۰۰ " |
| بابا محمد صاحب " | ۱۰-۰۰ " |
| محمد صادق صاحب معہ والدہ صاحبہ " | ۱۰-۰۰ " |
| عبدالقدیر صاحب " | ۱۰-۸۰ " |
| بابو محمد یامین صاحب " | ۱۰-۱۲ " |
| صلاح محمد صاحب معہ اہلیہ | ۱۰-۰۰ " |
| محمد عبداللہ بشیر احمد صاحب " | ۱۰-۵۹ " |
| عبدالعزیز و محمد شفیع صاحب " | ۱۱-۶۵ " |
| منظور احمد معہ اہلیہ و برادرم " | ۱۰-۶۲ " |
| گل محمد فضل کریم صاحب " | ۱۱-۳۷ " |
| سید محمد۔ نور الدین صاحب " | ۱۱-۰۹ " |
| سید محمد۔ محمد یوسف صاحب " | ۱۲-۰۰ " |
| دوست محمد۔ بسان بی بی صاحبہ " | ۱۰-۸۰ " |
| قاضی محمد علی صاحب کلر سیداں | ۳۰-۰۰ " |
| خواجہ ظہور الدین صاحب معہ اہلیہ و پسران۔ گوجر خان | ۱۰۷-۵۰ " |

| نام | رقم |
|---|---|
| رحمت بی بی اہلیہ خواجہ عبد الصمد معہ نور بخت خوش دامن گوجر خان | ۱۵-۰۰ " |
| ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب۔ گوجر خان | ۲۷-۵۰ " |
| ملک غلام نبی صاحب معہ والدین و اہلیہ محمودہ۔ گوجر خان | ۷۹-۲۳ " |
| فضل عمر صاحب معہ والدین و بچگان واہ کینٹ | ۱۰-۰۰ " |
| امر الٰہی صاحب " | ۲۴-۰۰ " |
| ظہیر احمد صاحب " | ۱۰-۰۰ " |
| محمد اسلم صاحب " | ۱۰-۰۰ " |
| مرزا رفیق احمد صاحب " | ۱۰-۷۵ " |
| ڈاکٹر عبد الرؤف صاحب کیمبل پور | ۲۳۵-۰۰ " |
| ڈاکٹر عبد الکریم صاحب معہ اہلیہ مرحومہ کیمبل پور | ۴۵-۰۰ " |
| شمیم اختر۔ مرزا عبد الرحیم انور کیمبل پور | ۲۰-۵۰ " |
| مرزا عبد المجید معہ برادران و ہمشیرگان۔ کیمبل پور | ۱۰-۰۰ " |
| ڈاکٹر گوہر مہر الدین صاحب معہ اہلیہ کوٹ فتح خان | ۴۲۵-۰۰ " |
| رشیدہ سلطانہ بنت کرنل سلطان محمد خاں کوٹ فتح خان | ۱۰۰-۰۰ " |

(باقی)

# مطبوعات جامعہ احمدیہ ربوہ

علمی، تحقیقی اور مفید مواد پر مشتمل مندرجہ ذیل مطبوعات جامعہ احمدیہ ربوہ سے مل سکتی ہیں:۔

| نمبر | کتاب | قیمت فی نسخہ | قیمت فی سینکڑہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | فردوس گم گشتہ (گوتم بدھ کی تعلیمات اشوک کے کتبوں میں) مصنفہ محترم شیخ عبد القادر صاحب محقق | ۱-۳۱ پیسے | ۲۵-۰۰ روپے |
| ۲ | انجیل مرقس کا آخری ورق (خط یونانی میں انجیل مرقس کے ایک قدیم نسخہ کا انکشاف) مصنفہ محترم شیخ عبد القادر صاحب محقق | ۰-۲۵ | ۲۰-۰۰ " |
| ۳ | مصر کے آثار قدیمہ سے ایک نئی انجیل کا انکشاف مصنفہ محترم شیخ عبد القادر صاحب محقق | ۰-۱۹ | کم ہے |
| ۴ | A TALK BETWEEN A MUSLIM AND A CHRISTIAN. مصنفہ محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ جرمنی | ۰-۳۷ | ۲۵-۰۰ " |
| ۵ | MIRACLES OF THE PROMISED MESSIAH. مصنفہ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ | ۱-۰۰ | کم ہے |

(سیکرٹری اشاعت مجلس علمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

# مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کی تربیتی کلاس

حلقہ ترگڑی کی تربیتی کلاس تلونڈی کھجور والی میں مورخہ ۹ اپریل و ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوئی۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنی تشریف آوری سے تربیتی کلاس کی رونق کو دوبالا کر دیا۔ آپ نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔ جس میں توبہ کی اہمیت واضح کی اور اس بات پر زور دیا کہ ظاہری طور پر بیعت کرنے کا کچھ فائدہ نہیں جب تک حقیقی طور پر گناہوں سے توبہ نہ کی جاوے۔

نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے تمام حاضر خدام و اطفال سے عہد لیا۔ افتتاحی تقریر میں آپ نے تربیتی کلاسز کی غرض و غایت بیان کی۔ نیز فرمایا کہ ہماری نئی پود میں صحابہؓ والا اخلاص، قربانی اور جوش نہیں رہا جس کی وجہ زیادہ تر والدین کی غفلت ہے۔ آپ نے نہایت درد بھرے انداز میں فرمایا کہ پرانے احمدیوں کے متعلق لوگوں میں یہ تاثر تھا کہ احمدی جھوٹ نہیں بولتے۔ رشوت نہیں لیتے۔ جھوٹی گواہی نہیں دیتے وغیرہ وغیرہ۔ ہمیں محاسبہ کرنا چاہیئے کہ کیا اب بھی لوگوں میں یہ تاثر قائم ہے۔ اگر نہیں تو ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اندر اخلاص اور تقویٰ پیدا کرنا چاہیئے۔ نیز یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم ہر حالت میں صدق پر قائم رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ نے وفات مسیح علیہ السلام اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کروائی اور اجلاس ختم ہوا۔ اس اجلاس کے بعد مکرم عبد الرشید صاحب نگران تحصیل گوجرانوالہ کی زیر صدارت اطفال الاحمدیہ کا اجلاس ہوا۔ تلاوت۔ نظم اور عہد کے بعد اطفال کا پروگرام شروع ہوا۔ جس کے دوران قرآن کریم۔ نظم اور تقریروں کے مقابلے ہوئے۔ جن میں تلونڈی کھجور والی گجھ چک اور موضع ترگڑی کے علاوہ موضع گرمولہ ورکاں اور ڈسکہ کے بعض اطفال نے بھی حصہ لیا۔

رات کو ساڑھے آٹھ بجے محترم صدر صاحب کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے مولوی محمد حسین صاحب نے پنجابی زبان میں تقریر کی۔ جس کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر صدر محترم نے تقریر فرمائی اور دلائل سے ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ ہی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ناجی فرقہ ہے اور اس جماعت کے ذریعہ ہی اسلام ساری دنیا پر غالب آئیگا۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو نماز فجر کے بعد مولوی محمد حسین صاحب نے سورۃ "العصر" کی تفسیر بیان فرمائی جس کے بعد ترگڑی کے اطفال۔ شاہد احمد صاحب۔ داؤد احمد صاحب۔ منظور احمد صاحب نے تقاریر کیں دعا کے بعد یہ تربیتی کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

اس کلاس میں مقامی خدام کے علاوہ ترگڑی۔ گجھ چک۔ تلونڈی راہوالی۔ منڈیالہ وڑائچ فیروزوالہ۔ گرمولہ۔ گکھڑ منڈی۔ وزیر آباد۔ گوندلکے اور گوجرانوالہ شہر کے احباب بھی شامل ہوئے۔ کلاس کے دوران ترگڑی کے ایک دوست سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی)

# دعائے مغفرت

میرے بھائی عزیزم شوکت حسین صاحب شاد کا بڑا لڑکا عزیز ہدایت حسین اقبال بعمر ۲۱ سال مورخہ ۶/۵/۶۵ کو میرپور خاص میں وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی چار ماہ سے طبیعت زیادہ خراب تھی۔ عزیز نیک مخلص اور ذہین نوجوان تھا۔ تبلیغ کا خاص جذبہ رکھتا تھا۔ مرحوم حضرت منشی محمد حسین صاحب کاتب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا اور ڈاکٹر احمد علی صاحب لاہور کا نواسہ تھا۔ احباب اس کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ میرے بھائی عزیز شوکت حسین صاحب کو پے بہ پے کئی صدمے اٹھانا پڑے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق دے۔ (احمد حسین کاتب الفضل ربوہ)

# ایک نیک دل مرحومہ خاتون کا ذکر خیر

(مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم)

اچانک یہ خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا کہ ملک بشیر احمد صاحب آف نیو شے کراچی کی اہلیہ صاحبہ عزیزہ اختر وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مرنا تو سبھی نے ہے مگر جوانی کی اچانک موت اور پھر ایک پارسا ۔ نیک سیرت اور متقی خاتون کی موت غیر معمولی صدمہ کا موجب ہوتی ہے ۔ مرحومہ ایک آسودہ گھرانے کی لڑکی اور ایک مالدار اور مخیر احمدی کی بیوی تھی اور اپنے ۹ بھائیوں کی ایک بہن تھی ان ۹ بھائیوں اور بوڑھے ماں باپ پر جو گزری اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے ۔ نیک سیرت اختر واقعی سایۂ رحمت تھی غریبوں کے لئے وہ غمخوار تھی مصیبت زدوں کے لئے وہ خیر خواہ اور ہمدرد تھی بیکسوں کی وہ نیک دل ۔ صبر سے دن گزارنے والی پارسا اور متقی خاتون تھی ۔ اپنے خاوند پر جان چھڑکتی تھی ۔ خاوند کی طویل بیماری میں ان کے لئے رحمت کا سایہ بنی رہی ان کی تیمارداری میں اپنی صحت کی کچھ پرواہ نہیں کی ۔ یہاں تک کہ وہ خود بھی بیماری کے بستر پر جا لیٹی ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نیک بخت خاتون نے اپنے خاوند پر اپنی جان قربان کر دی ۔ دل کے دورے پڑنے لگے اور آخر یہی دورے جان لیوا ثابت ہوئے ۔ میں نے اسے بہت قریب سے دیکھا ہے میں کراچی میں اس کے پاس دو دو ماہ رہا ہوں ۔ میں اسے اپنی حقیقی بیٹی سمجھتا تھا اور وہ مجھے اپنے والد کی طرح خیال کرتی رہی اس نے میری جس قدر میری خدمت کی ۔ مجھے آرام پہنچایا ۔ میری ضروریات کا خیال رکھا کسی منہ بولی بیٹی نے بھی ایسا نہیں کیا ہوگا ۔

ایک دفعہ مجھے رمضان کا مہینہ اس کے پاس گزارنے کا موقعہ ملا ۔ سحری کے وقت خود اٹھ کر میرے لئے کھانے کا انتظام کرتی اور میرے حسب منشاء کھانے پکاتی رہی ۔ ایک مالدار خاوند کی بیوی سے یہ توقع بہت مشکل سے کی جا سکتی ہے ۔ مگر اس نے ایسا کر دکھایا ۔ جب تک خدا تعالیٰ کا خاص فضل کسی پر نہ ہو اس کے اندر اس قسم کی انکساری اور ہمدردی عامہ کا جذبہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا ۔ غرض مہمان نوازی اور خدمت عامہ کا جذبہ اس میں نمایاں تھا اس کا یہ حسن سلوک کچھ میرے ہی ساتھ محدود نہ تھا اس کا دل وسیع تھا ۔ اس کا حوصلہ بلند ۔ سینکڑوں مرد عورتیں اس کے اخلاق عالیہ کے شاہد ہیں ۔ وہ امیر گھرانے میں بھی غریب بن کر رہی گھر کے لوگ اس کے حسن سلوک سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے اس کا ہمدردانہ رویہ اور بلند اخلاق ان کے دلوں کو تسکین دیتے ۔

ایک عجیب واقعہ مجھے یاد ہے جو اس کے تعلق باللہ اور ہمدردی عامہ پر دلالت کرتا ہے ایک دفعہ ملک صاحب مارٹن روڈ پر رہا کرتے تھے اس کے کچھ فاصلے پر مہاجروں کی بہت سی جھونپڑیاں تھیں اختر نے خواب میں دیکھا کہ ایک جھونپڑی کو آگ لگ گئی ہے اور وہ جل کر راکھ کا ڈھیر بن گئی ہے اس کے مکین ایک طرف بیٹھے بیکسی کے عالم میں رو رہے ہیں نیک دل اختر یہ نظارہ دیکھ کر گھبرا گئی ۔ آنکھ کھل گئی بہت بے چین ہوئی اور صبح ہی اٹھ کر جھونپڑیوں کی طرف چل پڑی اور خواب کے مطابق جلی ہوئی جھونپڑی کی تلاش کرنے لگی ۔ اچانک ایک جگہ کیا دیکھتی ہے کہ ایک جھونپڑی جل کر راکھ کا ڈھیر ہو چکی ہے اور اس میں رہنے والے مرد، عورت، بچے ایک طرف بیٹھے پریشان ہیں ان کے پاس پہنچی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ جھونپڑی اسی رات کو جل کر راکھ کا ڈھیر بنی ہے رحم دل اختر ان سب کو اپنے ساتھ لے آئی اور گھر پہنچ کر پلاؤ پکا کر سب کو پیٹ بھر کر کھلایا اور پھر ان سے پوچھا جھونپڑی دوبارہ بنانے پر کتنا روپیہ خرچ آئے گا انھوں نے کہا قریباً دو سو یا ڈیڑھ سو ۔ اختر نے اسی وقت ان کو روپے دے دیا اور کہا کہ اپنی جھونپڑی بنالو ۔ اور جب تک جھونپڑی نہ بنے دونوں وقت میرے یہاں آکر کھانا کھا جایا کرو ۔

آہ کتنا ہمدرد دل تھا اس کے سینے میں ۔ مگر آج یہ نیک دل خاتون دنیا سے چل بسی ہے ایک کھلا ہوا پھول اچانک مرجھا گیا ۔ ایک جلتا ہوا روشن چراغ یکدم گل ہو گیا ۔ ہنستی کھیلتی زندگی دیکھتے دیکھتے ختم ہو گئی ۔ اس کے کوئی اولاد نہ ہوئی اسے یہ پریشانی ہمیشہ لاحق رہی ۔ اچھی بیٹی

اختر ۔ جا خدا تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں آرام کر ۔ اس کے اعلیٰ بہشتوں میں رہ ۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر راضی ہو اور تو اس پر ۔
خدا تعالیٰ پس ماندگان کے تڑپتے ہوئے دلوں کو بھی تسکین بخشے ۔

## درخواست دعا

میرا بھتیجا نصیر احمد قمر ابن مکرم بشیر احمد صاحب قمر مربی گوجرہ چند دنوں سے سخت بیمار ہے
احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیز نصیر احمد قمر کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرما دیں ۔

ایم ۔ ایس ۔ اختر ۔ ربوہ



پاکستان ویسٹرن ریلوے

## ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے دفتر میں ۳۸ عدد ڈیزرٹ کولرز بشمول اے سی الیکٹرک اگزاسٹ / بلوئر فینز (SHADED) اور اس کے لئے پوائنٹس وغیرہ (کنسیلڈ CONCEALED واٹر ٹائیٹ جی آئی پائپ میں) فراہم کرنے اور لگانے کے سلسلے میں لائسنس یافتہ وائرنگ کنٹریکٹرز سے مقررہ فارم پر سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ۔

۲ ۔ ٹنڈر فارم دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ / الیکٹریکل پی ڈبلیو آر لاہور سے با ادائیگی قیمت ۵ روپے فی فارم ۱۵ رمئی ۱۹۶۵ء دس بجے صبح سے پہلے پہلے کسی یوم کار کو حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔

۳ ۔ ٹھیکیداروں کو زر ضمانت مبلغ ۵۰/- روپے ڈویژنل کیش ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا اور اس کی ادائیگی کے سلسلے میں حاصل شدہ کچی رسید کے عوض میں ڈویژنل اکونٹس آفیسر پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر سے پکی رسید حاصل کرنی ہوگی ۔ پکی رسید کا ٹنڈر کے ساتھ منسلک کر کے بھیجنا ضروری ہے ٹنڈر ۱۷ رمئی ۱۹۶۵ء کے بارہ بجے دوپہر سے پہلے پہلے ڈویژنل اکونٹس آفیسر پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر میں رکھے ہوئے ٹنڈر باکس میں ڈال دینا ہوگا ۔ بنک ڈرافٹ، چیک ، یا کسی اور شکل میں ضمانتی ادائیگی قبول نہیں کی جائے گی یہ ٹنڈر ۱۷ رمئی ۱۹۶۵ء کو ۱/۲ ۱۲ بجے دوپہر ایسے ٹھیکیداروں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو اس وقت موجود ہونا چاہیں گے کام ایک ماہ کے اندر مکمل کرنا ہوگا ۔ مگر خیال رہے کہ کام ایک ماہ کے اندر مکمل کرنا ہوگا ۔

۴ ۔ مفصل ہدایات :۔ سپیسی فیکیشنز ۔ قواعد و ضوابط اور شیڈول اور نقشے وغیرہ کسی یوم کار کو دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں دیکھ سکتے ہیں ۔ ان کی ایک کاپی ۔ ۱۰/- روپے ادا کر کے حاصل کر سکتے ہیں ۔ رجسٹرڈ ڈاک سے طلب کرنے کی صورت میں دو روپے زائد بھیجیں ۔

۵ ۔ کسی ٹھیکیدار کی طرف سے ٹنڈر کی پیشی کا یہ مطلب ہوگا کہ اس نے ٹنڈر فارم میں مندرج قواعد و ضوابط اور سپیسی فیکیشنز وغیرہ کو پوری طرح سے پڑھ لیا ہے اور سمجھ لیا ہے اور اسے ان کی پابندی قبول ہے نیز یہ کہ اس نے ٹنڈر دینے سے پہلے مقام / مقامات کار کا دورہ اور ملاحظہ کر لیا ہے ۔

۶ ۔ ریلوے انتظامیہ کو حق حاصل ہوگا کہ کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر منظور کر لے یا مسترد کر دے ۔ نیز یہ کہ بغیر کوئی وجہ بتائے کسی ٹنڈر یا سارے ٹنڈروں کو مسترد کر دے

اے سی اگزاسٹ / بلوئر فینز ۱۶ انچ سویپ کے اور لازمی طور پر کلائمکس کے یا پیشنل کے ہونے چاہئیں ۔

سی اے حمید پی آر ایس
برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور

# کارروائی اجلاسات نگران بورڈ منعقدہ ۱/۵/۶۵، ۲/۵/۶۵

(محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب۔ صدر نگران بورڈ)

ان اجلاسوں میں حسب ذیل ممبران کرام نے شمولیت فرمائی :۔

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ۲۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب ۳۔ محترم شیخ محمد حنیف صاحب ۴۔ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ۵۔ چوہدری محمد انور حسین صاحب ۶۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب ۷۔ خاکسار مرزا عبدالحق۔

۱۔ فیصلہ ہوا کہ اضلاعی مربیوں کے مکانات کے لئے دس ہزار روپیہ رحیم یار خان کو دیا جائے اور دس ہزار روپیہ میر پور خاص کو۔ بقیہ پانچ ہزار روپیہ کے متعلق بعد میں فیصلہ ہوگا۔

۲۔ ۵۲ء کی مشاورت میں محاسبہ کمیٹیوں کے متعلق فیصلہ ہوا تھا۔ ایک امیر ضلع نے توجہ دلائی ہے کہ اسی قسم کی کمیٹی ۵۹ء کی مشاورت میں بھی بنائی گئی تھی۔ اس لئے ۵۲ء کے بعد کی تمام رپورٹوں کو دیکھ لیا جائے۔ فیصلہ ہوا کہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو ۵۲ء سے لے کر تمام مشاورتوں کی روئدادوں کو دیکھ کر رپورٹ کرے کہ اس قسم کی سب کمیٹیوں کے متعلق کون کون سے فیصلہ جات کس کس شکل میں قابل نفاذ ہیں۔ اگر ۵۲ء کی محاسبہ کمیٹیوں والا فیصلہ ہی قابل نفاذ ہو تو مختلف محاسبہ کمیٹیوں کی از سر نو تشکیل کے متعلق بلحاظ موجودہ حالات سب کمیٹی سفارش کرے۔

اس سب کمیٹی کے ممبران حسب ذیل ہوں گے :۔

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (۲) محترم شیخ محمد احمد صاحب (۳) خاکسار مرزا عبدالحق (کنوینر)

یہ رپورٹ نگران بورڈ کے آئندہ اجلاس سے قبل آجانی چاہیئے

(۳) فیصلہ ہوا کہ محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ ۴۸ء تا ۵۲ء کی مشاورتوں کے ہر قسم کے اصولی فیصلہ جات الگ الگ عنوانات کے تحت جمع کروائیں تاکہ وہ فیصلہ جات زیر نظر رکھے جا سکیں اور ان سے رہنمائی حاصل کی جا سکے۔ ان کا حجم دیکھنے کے بعد بقیہ سالوں کے فیصلہ جات بھی جمع کروائے جائیں گے۔ یہ رپورٹ زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے اندر نگران بورڈ میں بھیج دی جائے۔

۴۔ سب کمیٹی تضاد و تنفیذ کی رپورٹ برائے تکمیل واپس کی گئی۔

۵۔ سفارشات کمیٹی اصلاح و ارشاد پر غور ہوا اور حسب ذیل فیصلے ہوئے :۔

سفارش کمیٹی اصلاح و ارشاد نمبر ا پر فیصلہ ہوا کہ امداد مستحقین کے لئے جماعتوں کی گرانٹوں میں صدر انجمن احمدیہ مناسب اضافہ کرے

سفارش نمبر ۲ "مرکزی دارالضیافت میں اعلیٰ پیمانے پر ریڈنگ روم ہو۔ جس میں جماعت کی مساعی ظاہر کرنے والی تصاویر اور چارٹس وغیرہ بھی مہیا ہوں" فیصلہ ہوا کہ اس کی واقعی ضرورت ہے۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں سفارش کی جاتی ہے۔

سفارش نمبر ۳ "جماعت کے تمام تعلیمی اداروں میں دینی علوم کو خاص اہمیت دی جائے" فیصلہ ہوا کہ اس کے متعلق ناظر صاحب تعلیم سے رپورٹ لی جائے کہ ربوہ سے باہر جماعتی تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم کے متعلق انہوں نے کوئی قواعد بنائے ہوئے ہیں یا نہیں! اور ان پر عمل کروانے کی کیا صورت اختیار کی ہوئی ہے۔ اگر ایسے کوئی قواعد نہیں تو وہ قواعد تجویز فرمائیں۔ اور آئندہ کے لئے دینی تعلیم کو کماحقہ، اہمیت دینے کے لئے باقاعدہ منصوبہ تیار کریں اور دو ماہ کے اندر نگران بورڈ میں رپورٹ فرمائیں۔

سفارش نمبر ۴ "مرکز میں ایسے علماء کثرت سے ہوں جن کے علم اور تقویٰ سے ربوہ آنے والے دوست مستفید ہوں اور یہ علماء مساجد مہمان خانہ اور دوسرے مقامات پر درس و تدریس میں مشغول ہوں"۔

سفارش نمبر ۵ "مرکز میں موزوں قیام گاہ اعلیٰ لائبریری اور صحبت صالحین بہم پہنچانے کے مواقع پیدا کئے جائیں"۔ فیصلہ ہوا کہ یہ ہر دو سفارشات بہت مناسب ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ ان کی طرف فوری اور خاص توجہ کرے اور تعمیل کی رپورٹ دو ماہ کے اندر نگران بورڈ میں کرے ان اجلاسات میں سے پہلا اجلاس ۵ بجے شام سے ۹ بجے رات تک ہوا اور دوسرا ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک۔ آئندہ اجلاسوں کے متعلق فیصلہ ہوا کہ ۶/۶۵، ۶ کو ۸ بجے صبح ہو۔

## بھارتی فوج کی فائرنگ سے پچاس کشمیری شہید ہو گئے

نئی دہلی ۱۰ مئی۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں اور مظاہرین میں جھڑپیں بدستور جاری ہیں اور اگرچہ سری نگر اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں گذشتہ تین دن سے شدید بارش ہو رہی ہے لیکن اس کے باوجود بھارت کے خلاف مظاہرے جاری ہیں پولیس اور فوج کو فائرنگ کرنا پڑ رہی ہے اور ریاست کی نازک صورت حال سے باہر کی دنیا کو بے خبر رکھنے کے لئے بھارتی حکام نے خبروں پر سنسر لگا دیا ہے۔

کل کی فائرنگ کے نتیجہ میں جو افراد زخمی ہوئے ان میں سے دو آج چل بسے۔ اس طرح مرنے والوں کی تعداد دس ہو گئی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آج کی فائرنگ اور لاٹھی چارج میں کتنے افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔

سیالکوٹ میں نمائندہ مشرق کی اطلاع کے مطابق مقبوضہ کشمیر سے جو خبریں وہاں موصول ہوئی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں سری نگر۔ اسلام آباد اور رسول پور میں کل سے برابر مظاہرے ہو رہے ہیں اور بھارتی فوج اور پولیس کی فائرنگ سے اب تک پچاس سے زائد کشمیری حریت پسند شہید ہو چکے ہیں مظاہرین کی طرف سے پولیس پر پتھراؤ سے کچھ مقبوضہ کشمیر پولیس کے کچھ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ مظاہرین اور پولیس میں ان مقامات پر کئی بار تصادم ہو چکا ہے

مقبوضہ کشمیر میں مسلسل بارش اور عوام کے شدید مظاہروں کی وجہ سے نظم و نسق درہم برہم ہو گیا ہے۔ نفائی سروس تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ معطل ہے مقبوضہ علاقہ بھارت سے بالکل کٹ گیا ہے اور سڑک کے راستہ پر بھی چٹانیں اور مٹی کے تودے گرنے کی وجہ سے دہلی اور سری نگر میں رابطہ ٹوٹ گیا ہے۔ بھارتی حکام صورت حال سے بوکھلائے ہوئے ہیں اور سڑک کے راستہ مواصلات کو بحال رکھنے کی ہر تور کوشش کر رہے ہیں انہیں خطرہ ہے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر کشمیری بھارتی حکومت کا تختہ نہ الٹ دیں۔

وزیر اعظم شاستری نے وزیر اعلیٰ جی ایم صادق کو دہلی طلب کر لیا ہے۔ لیکن وہ حالات کی نازک صورت حال اور موسم کی خرابی کی بناء پر اب تک روانہ نہیں ہو سکے ہیں۔ پروگرام کے مطابق انہیں ہفتہ کو دہلی پہنچنا تھا مقبوضہ علاقہ میں گرفتاریاں جاری ہیں اور کل رات گئے تک ساڑھے چار صد افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں

۔۔۔

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے چھوٹے بھائی لیفٹننٹ کمانڈر قاضی منظور الحق صاحب (پاکستان نیوی) کو مورخہ ۳ مئی بروز پیر ۱۹۶۵ء ایک عرصہ کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولود قاضی عبدالمجید صاحب امرتسری کا پوتا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب کا پڑپوتا ہے۔ یہ بچہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور بزرگوں کی لمبے عرصہ کی دعاؤں کے طفیل ملا ہے۔ میں صحابہ کرام، درویشان قادیان، خاندان مسیح موعود۔ نیز بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتی ہوں کہ دعا فرمائیں کہ نومولود کو اللہ تعالیٰ لمبی اور صحت والی زندگی دے۔ والدین کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے رحمت اور قرۃ العین ہو آمین۔

(امۃ الحفیظ بنت قاضی عبدالمجید صاحب مرحوم)

## ضروری اعلان

آج مورخہ ۱۰ مئی بروز سوموار بعد نماز مغرب محلہ دارالرحمت غربی غلہ منڈی کی مسجد میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ اس لئے احباب سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر جلسہ کی برکات سے مستفید ہوں۔"

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت غربی غلہ منڈی ربوہ)